پروفیسر محمد اکرام تائب

رنگِ سخن

ایک بیوہ پر ستم کی داستاں ہے زندگی
ایک بوسیدہ کرائے کا مکاں ہے زندگی
کس طرح بچ کر بھلا گزرے گا اپنا کارواں
ڈاکوؤں اور قاتلوں کے درمیاں ہے زندگی
قتل، اغوا، رہزنی، جنگ و جدل، دھوکا، فریب
زندگی پر آج خود نوحہ کناں ہے زندگی
مار ڈالا حادثاتِ زندگی نے دوستو!
امتحاں در امتحاں در امتحاں ہے زندگی
کچھ نہ کرنے پر بھی مل جاتے ہیں تمغے آجکل
اب تو بس زورِ قلم، زورِ بیاں ہے زندگی
زندگی تو مر چکی ہے زندگی کے ہاتھ سے
پوچھتے ہیں زندگی سے ہم، کہاں ہے زندگی
زندگی کیا شے ہے تائب جا کے مزدوروں سے پوچھ
خوں، پسینہ، دُھول، بدبو اور دھواں ہے زندگی